منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم وہ برآمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا تو یہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت پیمبر و محمد

نمبر ۱۷ | مورخہ ۶ ر شہر ذیحجہ ۱۲۸۹ ہجری روز چہارشنبہ | جلد

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی | محمد رسول اللہ

اللہ رے اوسکی کبریائی | ہی مور کو دعوی خدائی
اس پرچہ ہی امر کن مشن کا | پتا شداد کے چمن کا
اہل اسلام کے جگر پر | ہر لفظ ہی اوسکا نوک خنجر
توہین جناب سرور دین | چھپواتی ہین آمین بانکین
مسطر مسور کاہے کا غذ | مردمعزور کاہے کا غذ
بدلے ہوی دین احمدی کے | وہ ایک ہین پشتبان اسکی
ہین مانین ہے اک بڑی محرر | کلک اوسکا ہی نوک تیغ نادر
بندیکو خدا بنا نیوالے | برگشتہ رجب علی بیچاری
فی پوچھو تو شمس بے ادب ہے | اہل اسلام تاب مینا سے
سرکار فرنگ کی بدولت | آزادی دین کی ہی بشارت
آیا یہ خیال دلمین غم کے | منشور محمدی نکالے
تائید سے دینی بہائیونکی | چمکائی ہے تیغ لمع اپنی
لکھے وے جواب منصفانہ | واصف جنکا ہے اک زمانہ

کہتے ہین جناب عیش سنیے | معنون عمدہ جواب اچھے
اور لکھتے رہینگے تا بہ محشر | الثناء اللہ ای برادر
وہ شمس ہے یہ ہی ابر رحمت | جاوہ وہ ہی یہ ہے کرامت
نمرود وہ یہ خلیل یزدان | وہ نار یہ تو گلزار رضوان
شاہنشہ انبیا کا فرمان | تاج سر اصفیا کا فرمان
آئینہ حق سے منہ نہ پھیرو | میزان خرد مین اسکو تولو
کھلیگا حال حق و باطل | صورت کی ہے آئینہ مقابل
عیسے کی صفا وی بدزبانی | بتلاؤ کہان ہی میری جانی
توہین نہین ہی دینکی دعوت | نوات اشرف کی ہی شرافت
پیوجہ جو ہمکو چھیڑتے ہو | ہی زہر یہ چھیڑ جہاڑ سمجھو
کس پرچے مین دین عیسوی کی | توہین بتاؤ کس نے لکھی
اوروں سے نہین ہی کام ہمکو | وہ ایک سے ہی کلام ہمکو
معذور رکھو مسیحی بھائی | کلمہ پڑھو ہو چکے لڑائی

اسواسطے بیان کیا اور بے موقع واقعہ ہوا غرض صاحبون
کی نظر اپنی اچھی نعمتون اور مکانون پر رہنے کے سبب سے
اس طرح کی باہمی گفتگو کر رہے ہین یا ر کرنے کو اور
دکھانے کو اور دشمنون وغیرہ کو کھلانے کو اور مضحکہ وغیرہ
جاننے کو اور نکمدستی سے واقف رہنے کو اور ضیافت
حدیث لولاک کو مضمون سے کیا علاقہ ع چہ نسبت خاکرا با
عالم پاک ہے اوس حدیث کا کون سا لفظ ان باتون پر دلالت
کرتا ہی بالای گفتگو سب دنیا کے لوازم ہین وہ ہر کسی پر
آنیوالے کیا موسی کیا عیسے کیا سرور عالم علیہ الصلوٰۃ
شمس الاخبار الہی محمد صاحب خاطر دنیا کی آبادی
ہوی یہان پر خوب خدا کے اور محمد صاحب کے مضحکہ بازیان
ہوین اور خدا نے دہوکہ دیا **مشور محمدی** سرور
عالم کی خاطر دنیا کی آبادی کا ہونا جدی بات ہی بھوک
پیاس اور رنج و مصیبت کی باتین جدے ہین خدا کو
خاص بندے اکثر رنج و محن پر صبر کرنے واسطے پیدا
ہوے خصوص سرور انبیا اوسکو مضحکہ بازی سمجھنا
اور خدا کی جناب مین دہوکہ دینے کی نسبت کرنا اس سے
بڑا کفر کون۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون
الا کذبا۔ بڑی بھاری بات ان منکرون کی زبان سے
نکلی یہہ بات جھوٹ ہی ہے سرور عالم کی ضیافت کا
محل اور ہے یہہ ناپاک دنیا نہین یہہ آزمایش کی جگہ
اہنبند کی بجالانیکا مقام **شمس الاخبار** اور اگر
مسلمان یہہ اقرار کرین کہ انکی بے آرامی کے لئے دنیا آباد

ہوی تو بتلاے کون باپ اپنے بیٹے کو پھانسی کی جگہ سے
دیکھا یہہ کونسی خدا کی دوستی ہی کہ ہمیشہ انکو رنج مین
رکھتا تہا کونسی پیار اپنے دوست کو ایسی تکلیفین گوارا
کرنے کہ ہمیشہ جان و مال کے خوف مین رہے اور رہی
کفر کا محتاج ہو مگر یہ اعمال کی نتیجے اور خوبیان ہین
مشور محمدی واہ آپ ہی سایل اور آپ ہی مجیب
ہین ہمکو خوب یقین ہوا کہ یہی شیطان کی وسوسے
ہین شیطان سے بڑا دروغ گو کون۔ دروغ گو را
حافظہ نباشد آپ نے اسکے انکے لکہے مال منزل
پر حم لوٹ کے مال پر حاتم ثانی بن بیٹھے یا روانی
نومسلم لوگون کو خوب بانٹتے اور کھلاتے ہوے
موروثی مال تھا یہ اوسکا اور معتقدون کا حال کہ جو لوگ
کسیطرح لوگون کو لوٹتے اور مرنے اوڑاتے اس جگہہ
سرور عالم کی مخلوق اور بے آرامی بیان ہو رہی ہے
اور ہمارے اور تمہارے مال آ رہی ہے اور باپ کا
تعصب ہے اسکی مثال بھاری ہے باپ بیٹے کی
تمثیل حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے
ربط کھا رہی ہے پادری صاحب کی کونسی بات
کو ہم سچ جانین یا اسکو یا اوسکو غرض دونون
معتقدے بر اصل ہین اور شیطان کے وسوسے خدا کی
دوستی اپنے بندون سے یہی ہے کہ دنیا مین کبھی انکو
راحت دینا اور اون سے شکر کی بندگی لینا اور کبھی
انپر مصیبت لانا اور اون سے صبر کی عبادت لینا ہم

ہمہ تنگر دونون چلے جانا دنیا اعمال کے نتیجون کا محل
ہین ہے اسکا محل جدا ہی اگر عمل کا نتیجہ خواہ نیک ہو
خواہ بد دنیا ہی ہو تو آخرت کا ہیگو الحمد للہ مسلمانون
کے اعمال صالحہ مین بڑا عمل صالح جو نمکحرامون کو یعنی مشرکون
اور مخلوق پرستون کو نیست و نابود کرنا اور دنیا کو
شرک و کفر و بے دینی اور الحاد و زندقے کی بنا سے پاک کرنا ہے۔ اسکا نتیجہ آخرت مین ملیگا اللہ ہر بے
کو مسلمان بنا دے اور اوسکی راہ مین جان تک بانے
کی توفیق دیوے اس سے بڑی بندگی کون خوبی
کی ہوگی۔ اس سے معلوم ہوگا۔ فقط ؛ باقی آیندہ

بقیۂ جواب ہدایت المسلمین

منشور محمدی بعض جگہ کے قید سے معلوم ہوا کہ اکثر
جگہہ تمہاری شکست کیواسطے سچے حوالے دیے ہین کیا
دے اکثر تمہارے واسطے کافی ہے اور ایمان لانے
اور قایل ہونے کیواسطے وافی نہین کوئی نادان ہی
یہ بات قبول نہین کریگا کہ ایک شخص اکثر سچے حوالے
دے بعض جھوٹے دے اور آپ لوگون مین رسوا
کرے اور اپنی کتاب کو بے اعتبار بنالے مگر صاحبان
اُس حوالے کو ڈھونڈہ کر نکال نہ سکے کسی شخص کا
نکالنا اُس حوالے کو جھوٹا نہین بناتا یہ خوب بات
ہے کہ کہتے ہین وہان ہرگز نہین لکھی پھر کہتے ہین
یا اور طرح لکھی پھر یہ تناقض کیسا غرض لکھی ہے مگر
وزیر صاحب کیطرح ہرگز نہین لکھی یہ ہی ایک کہنا ہوا

ہوتی ہے کبھی اور طرح پر نہین لکھی جیسی تھی ویسی ہی لکھی
اور بعض نام بھی اپنے دل سے فرض کرلیے کنایہ یہ بھی
جھوٹ ہے اگر ایسا مقدر ہوتا تو مخالف کب چھوڑتے
تھے اسیوقت جاکر مصنف کو الزام دیتے تھے وہ تو ہو
سکا آپ اون کے وفات کے بعد کہہ رہے ہو اور کیا
نام فرض کرلیے ہین سو دریافت کرو اسکا جواب دیا جاتا
یا خود مولوی رحمۃ اللہ صاحب کہ معظمہ مین زندہ ہین
اون کے پاس لکھہ بھیجو اور اسکا جواب حاصل کرو۔
گمان و پیش کرلیے لہان کہہ بھیجتے فقط لوگون کے دلون
مین کچھ ڈالدینا مقصود ہے۔ یعنی تقریر کیے ہین یا با
معنی اور انکو دعوے سے علاقہ ہی یا بے علاقہ مصنف
سے پوچھتے تو معلوم ہوتا تھا یا خود فکر صاحب سے کہتے تو
معلوم کرتے تھے اگر وہ لا یعنی تقریر اس کتاب مین آنے
والی ہے تو اسکا جواب بھی پاؤگے ورنہ دریافت کرو
اور جواب پاؤ ایک شخص گمراہی کی یا نادانی کی
کی بات کرنا اور اوسکو ہدایت یا دانائی یا کمال خصوص
سمجھنا کوئی خیراہ کیون گمراہ ہوے ہو کیون نادان
بنے ہو کیون بیوقوفی کرتے ہو ہمو ان سب چیزون کو
چھوڑو اور تحقیق کا راستہ سیکھو کہے تو اسکو بازاری
لوگون کے سر کیا جانا پڑے لڑنے کی بات ہے اور
یہ کہنا کہ خدا تعالی کی نسبت بھی بہت کچھ واہیات اور
گستاخی و بے ادبی کے کلمات لکھے ہین کہ پیر لکھے ہین
لکھے فقط خیال ہے کیونکہ جب تم اپنے کتابون کے

پر اکتفا نکر کر دین اسلام پر اقسام کا رد و قدح اور اقسام
کے اعتراض کر رہے تو اُنکے دفع مین اور تمکو ایک کام
مین مشغول کر دینے کیواسطے اعجاز عیسوی طیار ہوی تمھارے
واہیات اور گستاخی اور بیادبی کے کلمات جو آجتک ہو
رہے ہین اظہر من الشمس ہی ہدایت المسلمین سبب
ہوا کہ آجتک عیسائیون نے اسکا مفصل جواب نہ لکھا کیونکہ
انہون نے اپنی بیش قیمت وقت کو لغویات مین صرف کرنا
پسند نکیا منشور محمدی ایک شخص خدا تعالیٰ کی نسبت
گستاخی اور بے ادبی کرنا پھر کوئی خدا پرست اسکا جواب
نلکھ کر دوسرے کام مین مشغول ہونا اپنے بیش قیمت
وقت کو لغویات مین صرف کرنیکو پسند کرنا ہی واہ کہین
خدا تعالیٰ کے ساتھ بی ادبی کرنا بھی جواب نہ لکھنے کا سبب ہوتا
ہی اور وہ جواب لکھنا لغو ہوتا چنانچہ ہم ایسے واہیات اور بیادبیون کے
جواب ہی کو فرض اور بہترین کام جانتے ہین اسواسطے لکھ رہے ہین اور
خدا سے دعا کر رہے ہین یا اللہ قرآن مجید کی دعوہ سوائے ایسی کامیابی ہمکو
حاصل رکھہ چونکہ وے واہیات اور گستاخی اور بیادبی کے کلمات نہ تھے بلکہ
وہ جزا سیئۃ سیئۃ مثلہا تھا اسواسطے اسکا جواب لکھنا لغو تھا

تضمین بر تحصیل

بر غزل منشی بجواب چمن لال صاحب عیسائی

در فیض محمد واہی آئے جسکا جی چاہی
خدا کی راہ مین گردن جھکائی جسکا جی چاہی
جو کہنا تھا کہا آئی نہ آئے جسکا جی چاہی

محمد خاتم پیغمبران ہین رتبہ برتر ہے
شفاعت عاصیون کی آپکی نوک زبان پر ہے
کلام حق تعالیٰ ہی یہ ثابت ہی یہ اظہر ہے

محمد قاسم کوثر شفیع روز محشر ہی
میرے کہنے پہ کیا ہی آزمائی جسکا جی چاہی

مبارک مشرکون کو ہو وے اب دنیا کی زرداری
ہمیشہ دولت ایمان سے دینداروں کو ہی شاہی
کسی سے جز خدا ہرگز نہین ہی التجا اپنی

مریض مال و زر کو دو خبر فیض مسیحا کی
کہ مخزن ہی شفا خانہ در آئی جسکا جی چاہی

عجب کیا مشرکون کے آج باطل سارے دعوے ہون
گذارینگی سند تثلیث کی تردید مین لاکھون

تجھ غم سوای تحصیل کہدو آپ جاکر یون
الوہیت کو درجے سے پرے تثلیث ہی کو سون
صداقت اسکی ای غم ہمسے پائی جسکا جی چاہی

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

اخبارات

لکھنو

آج کل ایک بڑا بھاری مقدمہ یہان کی عدالت خفیفہ مین پیش ہے کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ برجیس قدر شہزادہ باغی شاہ اودہ جو بعد غدر شاہ اودھ کے نیپال کو چلا گیا تہا اور ۳۶ لاکھ روپئے کے نوٹ حسین آباد کی متولیان سابق سے لیکر اپنے ساتہ لیتا گیا تہا اور متولیان حسین آباد کو بوجہ تلف ہو جانے اون کاغذات کے اور کاغذات بعد لجرای اشتہارات بطور مثنی گورمنٹ سی ملے تہے اب اسقدر عرصہ دراز کی بعد یہ گل کہلا کہ ایک نوٹ تعدادی تین لاکھ کا گورمنٹ کی خزانہ واقع کلکتہ مین بذریعہ رگھناتھ سنگھ آیا رجی تبدیل ہونے کے لئے آیا لیکن حکام خزانہ نے تبدیل کرنے سے انکار کیا اسپر رگھناتھ مذکور نے خزانہ سرکار پر دعوی بابت ملنے مبلغان نوٹ کے پیش کیا تب حکام عدالت ہائی کورٹ نے نواب محسن الدولہ بہادر اور نواب ممتاز الدولہ بہادر متولیان حال کو مدعا علیہ قرار دیکر بعد داخل ہونے جواب منجانب متولیان حال کے کمیشن واسطے لینے اظہار گواہان مدعا علیہ بنام حاکم عدالت خفیفہ کے آیا ہے اور غریقین کی جانب سی وکلاے کلکتہ یہان آئے ہین اور اظہار گواہون کو قلمبند ہوئے اب یہ مقدمہ پھر واسطے صدور حکم قلمبند کے عدالت ہائی کورٹ کلکتہ مین پیش ہوگا یقین ہے

۲ کہ حکام بیدار مغز نہایت فورسے کارروائی فرمائین

چین

چین مین مشہور ہی اور ہر ایک چینی یقین کرتا ہے کہ بروز شادی شہنشاہ اگر ملازم پہرے والے اوس کے ہوشیار رہتے تو شہنشاہ کی جان کی خیر نہتی کیونکہ وہ کہتے ہین کہ ایلچیان ملک غیر نے واسطے روشنی کے بارود کی بتیان دی تہین اگر وہ روشن کیجاتین تو کون صورت بچاؤ کی تھی - صاحب اخبار فرماتے ہین کہ اگر ایسی خبرین مشہور ہون تو عجب نہین کیونکہ ایلچیان ملک غیر کی طرف سے گورمنٹ چین کا دل پر کرنے کے لئے چینی اکثر شعبدہ بازی کیا کرتے ہین اور بانی اوسکی قوم منڈارن مین سے ہین - اردو اخبار

کیا ایک شخص نے جادو مہاراجہ برودہ پر

ایک شخص مسمی بلور مہاراجہ صاحب بڑودہ پر جادو کر رہا تہا کہ ایک سپاہی یہ معاملہ دیکھکر جادوگر کے مکان پر پہنچا جادوگر تو فرار ہو گیا لیکن سامان وہین رہا اہل پولیس نے تلاشی کیوقت مکان مین ایک کہوری آدمی کی جسپر مہاراجہ صاحب کا نام کندہ تہا اور ایک کتے کی تہوری تازی اور ایک چادر سفید اور چند گلوریان اور ایک مٹی کا برتن جسمین طرح طرح کی دالین اور ایک آٹے کا پتلا اور دیگر وغیرہ موجود پائین وہ سب لاکر مہاراجہ صاحب کے حضور مین پیش کین مہاراجہ صاحب نے اشیاء مذکور کنٹونمنٹ صاحب کے ملاحظے کے لئے

ہمدین پہر اشتہار دیا کہ جو مجرم کو گرفتار کریگا ہزار
روپیہ انعام پائیگا اتنے مین جادوگر نے خود اگر اپنے فعل
کا اقرار کیا اور دو ایک شخص اپنے شریک بتلائے مجرم تو
اوسیوقت جیلخانہ نہ بھیجا گیا اور شخصون کی تلاش ہوئی،

تثلیث نصارا

اول فقیر سرمد مرزا موحد کا سلام اور پہر اہل اسلام اور
اہل نصارا کے خدمت علیا مین یہہ پیام کہ جائے غور ہے
اس مسئلہ متنازعہ فیہ مین ہزار بار کیا بلکہ بیشمار بحثا
بحث و مباحثہ اور رد و قدح ہو چکے ہین مگر ڈاک کے
ڈھے بن پات کوئی عالم و فاضل عیسائی آج تک اپنے
تصنیفات مین اس مسئلہ کے اعتراض اہم کا جواب مدلل کا
مگر یون ہے کہنے کو کاغذ کے گھوڑے بہتون نے دوڑائے
اوس بونڈی کے انگور کی طرح کہ جب ملے تو کہا کون
بات کہتے کرے یہی نتیجہ نکلا کہ یہہ تین اقنوم انسان کے
طاقت سے باہر اور عقل کے قوت سے خارج ہے اور
اسے عدم الادراک کہتے ہین - چنانچہ ہم اس دعوی
کے تصدیق کے لئے بڑے بڑے نامی گرامی پادریون
کے قول بطور شہادت کی لکھتے ہین اور پہر اموقت
کے نئے نئے عیسائیون سے منت اور سماجت سے
پوچھتے ہین کہ دیکھو تو اس تقریر سے کیا گیا کل کہلتا ہے
اور تمہارا فخر اور دعوے کہان کو چلا جاتا ہے اور
پہر تم کس موہنہ سے دین اسلام کی توہین کرتے ہو
کیونکہ تمہارے مذہب کے اصول کا یہہ حال ہے اگر

۳ مثنوی - غرور اسکا کیا ذکر ہے - بلکہ بعض بعض عیسائی
اہل تصنیف تو ایسے ایسے کہانیون اور خیالون سے تثلیث
کو ثابت کرتے ہین کہ جسکے سنتے سے کمال تعجب اور ہنسی
آتی ہے علی ہذا القیاس پادری فانڈر صاحب کا مقولہ
یہہ ہے - کہ اعتقاد وحدانیت پر مسیحی اصول ایمانیہ
سے ہی چنانچہ اگر کوئی وحدانیت کا قائل ہو تو مسیحی
بہی نہوگا - مگر ذات واحد مین تین اقنوم کے قائل
ہین کہ انجیل مین اب اور ابن اور روح القدس کے
نام سے موسوم ہوے ہین لفظ اب مراد ہے خلق
اور منبع ذات سے اور ابن مراد ہے لوگس یعنی ازلی
علم اور کاشف اور روح القدس مراد ہے روح اللہ
سے کہ منور کرنے والا - انتہی - صاحب موصوف فاضلون
مین شمار کیا جاتا ہے انکی خیالات کو اس ملک کے عیسائی
بیچارے نہین پہونچ سکتے اگر کچہ بودا اور بے معنی
یہہ لکہینگے تو انکی تصنیفات سے سرقہ اور اقتباس
کرینگے اور جو تاویل اپنے طرف سے داخل کرینگے وہ
نہایت مجموعہ لغو ہوگا - بلکہ عقلمند اور فلاسفر عیسائی
ایسے ویسے باتین سنکر دم بخود ہوا کرتے ہین اور نداست
کو کام فرمایا کرتے ہین - پہر پادری ممدوح فرماتے
ہین اگرچہ مسیحی کلام الہی کی مضمون پر اب ابن اور
روح القدس یعنے باپ بیٹے اور روح قدس کو ذات
و صفات مین مساوی جانتے ہین پہر بہی کلام کے
حکم کی بموجب اقالیم ثالثہ کے درمیان امتیاز حقیقی

رکھتے ہین اور ہر ایک اقنوم کے ساتھ شخصیت کو لگاتے
ہین اور یہہ فرماتے ہین کہ ایسے مسئلون مین لازم ہے
کہ انسان سکوت اختیار کرے - ای صاحبو ذرا غور
کرنا کہ پادری صاحب امتیاز حقیقی کیطرف بھی اشارہ
کرتے ہین جواب ہمارا اس مسئلہ مین عیسائیون پر
اعتراض ہے کہ تثلیث ذات الٰہی اور ابنیت اور الوہیت
مسیح محال عقلی ہے چنانچہ وجود اور لاوجود اور فرد
وکثرت در مادہ واحد وغیرہ ذلک اضداد اور محالات کے
قسم سے ہین جیسا کہ منجملہ اون کی یہہ تثلیث حقیقی اور
وحدت حقیقی بھی محال اور غیر ممکن ہے اگر اسوقت کوئی
مرد میدان عیسائی ہے تو اسکا جواب تحریر کرے ورنہ
سکرمنٹ کیطرح جام خاموشی پیکر سرمست رہے -
واضح ہو کہ واجب الوجود ممکن الوجود اور ممتنع الوجود کی
ماہیت اور حقیقت کو ہر ایک شخص جانتا ہے پہلا واجب
الوجود ہوا باپ جو ازلی ہے اور مسیح بیٹا بھی ازلی ہے
بقول عیسائیون کے مگر مسیح پیدا ہوا تو جنے
مریم کے شکم مین رہا اور ممکن الوجود مین شمار کیا
گیا پھر وہ واجب الوجود کیونکر بن گیا اور یہہ محال
عقلی ہے اگر وہ روحانی معنون سے خدا ہے کیونکہ
روح اوسکے مجسم ہوئے اور اسکا جسم روح کے ساتھ
صلیب پر کھینچا گیا اور چلا کر مر گیا واہ واہ عجب خدا ہے کہ
جسکو موت بھی ہے - اللہ رے عیسائیون کی عقل
اقنوم کے معنی اصل کے ہین نصارا کے اصطلاح مین

اب ابن روح القدس کو بھی کہتے ہین اور کتاب منتخب
مین لکھا ہے کہ وجود حیات علم کا بھی اشارہ ہے
اور ہر سہ کتاب بھی ہین - سو یہہ ناممکن ہے کہ اصل مین
خدا تثلیث رکھتا ہو - کیا خوب خدا ہوا کوئی کمیٹی ہوی
کہ تین چار ممبر ملکر ایک کمیٹی ہوتی ہے ایسے ہی تین اقنوم
ایک خدا ہوا ای میرے عیسائی بھائی بقول موحد
ہم کہتے ہین کہ پارلیمنٹ مین سات سو آدمی جمع ہین
اور سلطنت کا کام اونکی حسن تدبیر سے کیسا
چلتا ہے یا یون کہو کہ ہر ایک خدا اپنا اپنا کام کرتا ہے
مثلاً ایک کا کام ہے پیدا کرنا دوسری کا کام ہے مارنا
تیسرے کا جلانا علی ہذا القیاس سب ملکر مختلف کام
کرتے ہین پر پارلیمنٹ جسے کہتے ہین وہ اقنوم اصل
مین ایک ہے سبحان اللہ پادریون کا ایمان اور رجا
انکی دانش پر - اس ایمان کی ہمین دعوت کرتے
ہین اور نہایت گرمجوشی سے وعظ کو چھاپ کر
مشتہر کرتی ہین اری بقول ذوق علیہ الرحمہ -
تجکو پرائی کیا پڑی اپنے نبیڑ تو ہم پر طعنہ پھر کرنا
پہلے اپنی گھر کی تو خبر لو کہ کیسی جہاڑ دی ہوی ہے
اب ذرا آگے پادری عماد الدین صاحب بہادر
امرتسری کا جو تثلیث کے باب مین بیان ہے وہ
قابل سننے کے ہی اونہون نے نہایت عمدہ عمدہ امثال
سے اس مسئلہ کو حل کیا ہے اور تثلیث کو ظاہر اور کھلا ہے
اغلب کہ عیسائی لوگ بھی سنکر اش اش کرین گے اور

اونکی دانائی پر آفرین کہینگے - اول تو اونہون نے بھی وہی
ترانا راگ گایا مگر خلاصہ یہہ نکالا ہے ہدایت المسلمین صفحہ
۴۴ اسی تثلیث پر گواہی کے لئے تین دفعہ کا اقرار آدم
سے مقرر ہے سو ہر ملک مین جب تین بار آدمی کرتے
بات منقطع ہو جاتی ہے اسکے یہہ معنی ہین کہ اس قول پر
یعنی تثلیث کو گواہ کیا ہے اور طرفہ ماجرا سنئے یہہ پادری
موصوف کی دانائی ہے وہ لکھتے ہین کہ محمد صاحب نے بھی تین
کا عدد یسا مبارک سمجھا اور اپنے ساری شریعت مین
اوسکی رعایت رکھی کہ وضو مین تین بار ناک مین پانی
دینے کو کہا تین بار کلی کرنی بتلائین ہر عضو کو تین بار
دھونیکو کہا رکوع مین تین اور سجدہ مین تین بار خدا کی
بزرگی بولی تاکہ تینون اقانیم کی پرستش ہو جاوی مسجدون
مین تین تین برج تین تین دروازے - دروازے
مین تین پوڑی کے منبر - الغرض یہہ پادری صاحب مدعی
کے ذہن کی صفائی ہے کہ جہان کہین تین عدد دیکھی
اونہین تثلیث یقین کر لیا - بھلا کون عقلمند عیسائی
یہہ ثبوت واہیات سنکر نہ ہنسیگا اور پادری صاحب
کی تعریف نکریگا دیکھئے عالمون اور فاضلون کے اور خیالات
ہوتے ہین کس دانائی اور دور اندیشی سے پادری
فانڈر صاحب نے اس مسئلہ کو لکھا ہی ایک یہہ بھی بیچارے
پادری کہلاتے ہین کہ تین دروازون سے تثلیث کو
ثابت کرتے ہین سچ ہے ؎ میچکد آنچہ در آوند نہست
اپنا اپنا دین ہے ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ؛

۵ کا معاملہ ہے - اب پادری صاحب کو یاد رہے کہ جناب
سرور کائنات نے تثلیث کے نسبت خدا کا یہہ حکم سنایا
ہے چنانچہ قرآن مجید کے ۶ پارہ سورہ مائدہ مین موجود
ہے لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثہ یعنے کافر ہوے
جنہون نے کہا اللہ ہے تین مین ایک کا ایک ؛ باقی

مراسلہ

حامی دین احمدی جناب مہتمم صاحب منشور محمدی سلامت
تسلیم - چند سطرین بغرض اندراج اخبار صداقت
اثار مرسل خدمت سامی ہے بشرطیکہ سند درج اخبار
فرماکر بندہ کو ممنون و مشکور فرمائین عین عنایت متصور ہوگی
زیادہ نیاز - مان انشاء اللہ تعالیٰ پادری صاحبون
کو مرحزافات کے جواب آیندہ بھیجتا رہونگا -
آج صفحہ ۱۰ گیارہ شمس الاخبار مطبوعہ ۲۶ جلائی سنہ
ملاحظہ فقیر مین گذرا اوسمین مسمی عماد الدین پادری صاحب
نسبت یہ لکھا ہے کہ یہ صاحب اہل اسلام مین بہت بڑی
عالی خاندان ہین بلکہ اونکے پیر و مرشد اور معلم تھے اور علوم
عربیہ مین اسقدر لیاقت اور دستگاہ رکھتے ہین کہ
آجتک ہندوستان مین سوائے صفدر علی کے ایسا کوئی
عیسائی نہین ہوا اور الیسی زبردست مصنف ہین کہ اہل
اسلام کی وہ کتابین جو ہماری خداوند کی مخالفت مین
بیس چوبیس برس سے لاجواب پڑی ہوے تھین جیسے
اعجاز عیسوی وغیرہ تالیف مولوی رحمۃ اللہ وغیرہ کی انکی
تصنیفات سے رد ہوگئین علاوہ اوسکے ایسی ایسے عمدہ

جواب وہ قرآن ہے کہ تمام فصحاے عرب جسکی فصاحت اور بلاغت کی آج تک زمانہ تک قایل اور معترف اور سبب معلقہ کہ قبل نزول قرآن شریف کے خانہ کعبہ مین سات دروازے سے لٹکی ہوی تہی وقت نزول قرآن شریف کے اوتار دی گئی اور بہ نسبت اقصر سورۃ قرآن شریف کے یہ ہی کہتی بنا ماہذا الاقول البشر ایک شخص کہ اہل زبان سے ہی اور نہ محاورات عرب سے واقف اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ اوسنے اعجاز قرآن کو توڑا کمتر اس سے کہ یہ تعریف تحسین ناسپاس ہی کیا کہا جاوے اور اہل بصیرت خود ہی جان لینگے کہ اس جواب دندان شکن سی مخالفین کا زعم بی بنیاد اور کلہ پراز باد تو ٹا یا نہین۔ فقط

استفتاء در مسئلہ تثلیث

کیا فرماتے ہین مسیحی لوگ مسئلہ تثلیث مین آیا یہ مسئلہ شرعی ہی یا عقلی اگر شرعی ہے تو لازم آیا عدم نجات کل اہل شرایع کا جو قبل عیسیٰ کے مثل شریعت آدم و شریعت ابراہیم و شریعت موسیٰ الیٰ غیر ذلک گذرین ہین اور حالانکہ اکثر کتب بھی مثل توریت و زبور و صحیفہ اشعیاہ صحیفہ یرمیا الیٰ غیر ذلک موجود ہین واللہ کسی مین تثلیث نہین ہی جو افترا مسیحیون کا ہی ہرگز کسی صحیفہ مین نہین ہے کہ معبود برحق مشجر ہو رہا ہے باقانیم ثلاثہ۔ اقنوم الاب اقنوم الروح اقنوم الابن اگر کہین کہ یسوع کیوقت مین ایسا نازل ہوا تو لازم آویگا نسخ فی المبدء جسکا قبول کسیکو ممکن نہین ہی کیونکہ اولاً وہ نسخ فی الخبر ہے مثل تاریخ

جسکے اہل اسلام بھی منکر ہین دوسرا وہ نسخ خبر جو وہ بھی محقق بھی یہ سمجھینگے کہ منکران مطلق نسخ کو پیدا نسخ پیش آیا ہی پس مخالف کل شرایع کے دعوی تثلیث کا باطل سمجھا چاہیئے اور کلام متی و مرقس و لوقا و یوحنا جو بالفاظ مجملہ بحق مسیح ہے ہر چند وہ بھی قابل تاویل ہے کہ آدم کو بھی ابن اللہ اور صلحا مومنین کو بھی جا بجا حسب محاورہ یونان ابناء اللہ لکھا ہے پھر وہ بھی یا اس تثلیث کو ممکن و محقق سمجھے ہونگے یا غیر ممکن و محقق پر بصورت ثانیہ خواہ وہ لغو ثابت ہوا اور بصورۃ اول انہون نے اسکی وجہ امکان مفصل کیون نہ لکھے جو آجتک جسکو ہوئے اُنیس سو سال ہوئے ہین لوگ ہرگز حیران نہوتے اگر وہ ایسا ہی کنکے کا کڑ تھا کہ جسنے کہا یا اوسنے نہ کہا اوسکا جواب ارشاد نا ممکن تھا یعنی مسیحی تو چاہیئے تھا کہ اس معما مجہول کو وہان ہی بند کرتے کہ ارشاد معما مجہول کا مجہول ہوتا ہے اور مجہول یا محال بحق معبود معزول ہوتا ہے اور جو ہمیشہ درپی ایسی محال ہوتا ہی وہ عذاب اللہ قیامۃً مقبول ہوتا ہے اور اگر عقلی ہے تو چاہیئے کہ خلاف عقل نہو حالانکہ وہ سراسر خلاف ہی دیکھو مبادی تثلیث کہ اقنوم الاب اقنوم الروح اقنوم الابن ہین عند الاستفسار پادریون سے معلوم ہوا کہ روح سے مراد روح خدا ہی پس اگر نفس روح کو بغیر نفس خدا اعتبار کیا جاوے تو لازم آویگا کہ نفس خدا شئے دیگر ہے و روح خدا شئے دیگر و ہو باطل فباعتبار اقنوم الروح بطل اقنوم الاب

من حیث اقنومیتہ چونکہ اقنوم الابن عبارت ہی حلول
مسیح برجسم مریم پس بعد حلول خود وہ روح مین
اقنوم الابن ہوا لانتقال من محل الی الابن فبطل اقنوم
الروح من حیث اقنومیتہ پس اقنوم الابن کہ مجسم ہوا
روح القدسیت سے دیکھتے ہین کہ محتاج باحتیاجی تہا یا نہ
والثانی باطل لاکلہ وشر بہ الی غیر ذلک والاول مبطل الوہیتہ
من کل الوجوہ فبطل اقنوم الابن من حیث اقنومیتہ۔
اگر کہین کہ مراد اقانیم سے صفات اللہ ہین تو حصر صفات
ہن تمام عقلاء کے نزدیک باطل ہے طرفہ یہ کہ تثلیث و
توحید کے مبانیت ادنی حساب خوان بہی جانتے ہین کہ جمع
اون کے ایک محل مین غیر ممکن ہے مسیحیون کو چاہئے کہ جو وجہ
بیان کرین اوس سے مطلع فرماوین تاکہ دست کلام
رونق افروز ہو۔ فقط ؎ راقم عبدالرحیم

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۹

شمس الاخبار نے کہی انہون نے اپنی قوم کو حکم دیا
کہ لوٹ گھسوٹ کرکے اوقات بسری کرو منشور محمدی کہ
اگر اپنی قوم کو خدا کے دشمنون کو مارو اور انکی نجات سے
اور فساد سے زمین کو خالی کرو اور اون کے نیست و نابود
کرنے مین اپنے جان و مال کو قربان کرو اور ہزار درد
ایک لاؤ کرکے حکم نہ کیا تو اس حکم کو سرور عالم پر موقوف
رکھا بہت اچھا کیا وہ مال کس کے نصیب ہی کہ ہزار دین
اور ایک لاوین اور اس ایک سے اپنی اوقات بسری
کرین شمس الاخبار پس یہ منصفی خود مسلمانون کو

کرنا چاہئے کہ آیا وے لوگ خدا کے پیارے ہین یا یہ
لوگ جنکی اوقات بسری رہزنی سے ہوتی ہی منشور محمدی
پس یہ منصفی خود عیسویون کو کرنا چاہئے کہ آیا وے لوگ
خدا کے پیارے ہین جو دین کے رہزنون کو اور مشرکون
کو اور مخلوق پرستون کو نیست و نابود کرکے اور لاکھون
خرچ کرکے ایک جبہ درم کسیوقت پیدا کرکے کسی وقت کی
سر براہی دئے لئے اور ہمیشہ اپنی محنت و مشقت کا کھا یا
کئے یا وے لوگ خدا کے پیارے ہین جو اپنے پیغمبرون
کو تکلیف دیکے منگوا منگوا کے مفت کھا یا کئے اور
اونکی اوقات بسری مفت سے ہوتی تہی۔ ذرا مفت
کھانیکی بات کہ ہر چیپان ہی دیکھئے ایک دن خدا کے
روبرو جانا اور اسقدر جھوٹ کا حساب دینا پڑیگا پھر
ایسے بہتان گر لوگ خدا کے کتب کی تحریف نکرین تو
اور کون کرین بہتانون اور جھوٹہ باتون کا مذکور جیسا
ہم شمس الاخبار مین دیکھتے ہین اسطرح دوسری جگہہ نظر
نہین آتا شمس الاخبار مثلاً کوئی شخص کسیکو کہو
کہ مین نے تمہارے لئے بہت اچھی اچھی نعمتین پکائی
ہین مگر جب تیار ہوا اسکو دکھا کر نہ دئے اور اوس کے
دشمنون وغیرہ کو کھلا دے تو وہ شخص اس بات کو ہنسکر
نہ جائیگا ضرور سمجہیگا کہ مجہسے کہا اور دوسرون کو
کہلایا باوجود میری اسقدر تنگدستی کے جس سے وہ
واقف بہی تہا عجیب ضیافت ہی منشور محمدی مثلاً
کا لفظ اس جگہہ کہ اوقات بسری کی تمثیل مین ہے نہین۔